O

گِھر گیا اپنی چشمِ نم میں مَیں
غرق ہونے لگا تھا غم میں مَیں

مان لی ہے شکستِ فاش اپنی
آ گیا ہوں کسی کے دَم میں مَیں

ساری تقسیم کا ہے ایک اصول
ہے زیادہ میں تُو، تَو کم میں مَیں

آخرت پر یقیں نہیں تھا مجھے
یعنی کافر تھا اس جنم میں مَیں

https://emad-ahmad.com/

نظرِ الفت رہے غریب نواز
رہ سکوں آپ کے کرم میں مَیں

مذہبِ روح چھوڑ کر اِک عُمر
کیوں رہا جسم کے دھرم میں مَیں

کائناتی نظامِ قدرت میں
اِک اکائی ہوں یا ہوں ضم میں مَیں

اب سیاہی سے نقش پھوٹیں گے
بھر گیا ہوں کسی قلم میں مَیں

روح بیمار کیوں ہوئی ہے عماد
مَر نہ جاؤں اِسی کے غم میں مَیں

https://emad-ahmad.com/